اُموی تحفہ

تالیف: مفتی ماہی بلوچ

مرتب: مولوی بگا

منجانب: سنی دفاع کونسل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم نے ایک واٹسپ کے گروپ میں ایک روایت روافض کو پیش کی خال المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں:

لكتاب: المنتقى من كتاب الطبقات

المؤلف: أبو عروبة الحسين بن محمد بن أبي معشر مودود السُّلَمي الجَزَري الحَرَّاني (ت ٣١٨هـ

حدثنا أبو موسى، وهلال بن بشر، قالا: ثنا محمد بن خالد بن عثمة، أخبرني سليمان بن بلال، أخبرني علقمة بن أبي علقمة، عن أمه، عن عائشة، قالت: «ما زال بي ما رأيت من أمر الناس في الفتنة، حتى إني لأتمنى أن يزيد الله معاوية من عمري في عمره»

حضرت امی عائشہ صدیقہ رضی عنہا فرماتی ہیں میں یہ تمنا کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری عمر جناب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لگادے (حسن سند)

نوادر الرسائل
٦
المنتقى
من
كتاب الطبقات
تأليف
أبي عروبة الحسين بن محمد بن أبي معشر الحراني
المتوفى سنة ٣١٨هـ
حققه
إبراهيم صالح
دار البشائر

سيرين، عن ابن عمر، قال(١) :

معاويةُ من أَحلم النَّاس. قالوا: يا ابا عبد ...
خيرٌ من معاوية، ومعاوية من أَحلم النَّاس. ...
معاوية، ومعاوية من أَحلم النَّاس.

● حدَّثنا فتح بن سَلُومة الرَّقِّيّ، ثنا مُبَشِّر ...
عن أَبي هريرة، قال(٢) :

أَخذ النَّبيُّ ﷺ سهماً من كِنانته، فدفعه إ...
معاوية حتى تلقاني به في الجنَّة».

● حدَّثنا أَبو عبد الله الإسماعيليّ، ثنا ح...
عبد الله بن نمير، عن الأعمش، عن مجاهد، قال ...

لو رأَيتُم معاوية قلتُم: هذا المهديّ.

● حدَّثنا أَبو موسى وهلال بن بشر، قالا: ثنا محمد بن [خالد بن] عَثْمَة(٤)، أَخبرني سليمان بن بلال، أَخبرني علقمة بن أَبي علقمة(٥)، عن أُمِّه(٥)، عن عائشة، قالت:

مازال بي ما رأَيتُ من أَمر النَّاس في الفتنة، حتى إني لأتمنَّى أَن يزيد الله عزَّ وجلَّ معاوية من عمري في عمره.

٢٩ـ سعيد بن العاص [بن سعيد بن العاص](٦) بن أُميَّة(٧) أَبي

(١) مختصر تاريخ دمشق ٢٥/٥٥، وانظر ٥٣.
(٢) مثله في مختصر تاريخ دمشق ٢٥/١٠. وبنصه في سير أَعلام النبلاء ٣/١٣٠.
(٣) مختصر تاريخ دمشق ٢٥/٥٣.
(٤) الزيادة للتوضيح؛ قال عنه أَبو حاتم: صالح الحديث. (تهذيب التهذيب ٩/١٤٢).
(٥) أَبو علقمة اسمه بلال المدني، مولى عائشة، وأُمه اسمها مرجانة. (تهذيب التهذيب ٧/٢٧٥).
(٦) الزيادة لازمة من مصادر ترجمته الآتية.
(٧) فوقها ضبة، إشارة إلى النقص.

٤١

بحث رجال:

پہلا راوی

ابو موسى الفروي

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ لا باس بہ

بحوالہ

تقریب التہذیب

امام الذھبی:-صدوق

بحوالہ: الکاشف

دوسرا راوی

بلال بن بشر

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ثقۃ

بحوالہ: تقریب التہذیب

تیسرا راوی

محمد بن خالد

ابو خاتم: صالح الحدیث

بحوالہ

تہذیب التہذیب: ٦٩٠٣

چوتھا راوی

سلیمان بن بلال

الدوری عن ابن معین: ثقة

بحوالہ

تہذیب التہذیب: ۲۹۷۷

پنچواں راوی

علقمة بن ابي علقمة

امام ابوداود: ثقة

امام نسائی: ثقة

ابن معین: ثقة

بحوالہ

تہذیب التہذیب: ۵۴۹۱

چھٹا راوی

اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

خلاصہ کلام

مذکورہ روایت حسن الحدیث ھے

(تحقیق: ملک اعوان)

پھر ہماری اس روایت کے رد میں ہمارے ایک بھارتی رافضی عزیز (ندیم) نے البدایہ والنھایہ کی ایک روایت پیش کی جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے

قالت: رحم الله عليا! لقد كان على الحق، وما كان بيني وبينه إلا كما يكون بين المرأة وأحمائها.

اس روایت کو پیش کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ اس روایت سے آپ نے جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں روایت پیش کی تھی اس کا رد ہو گیا یہ رد میری سمجھ سے باہر ہے کیونکہ ہے

اس سے تو محض اتنا ثابت ہو رہا ہے کہ مولا علی حق پر تھے اور مولا علی کے حق پر ہونے سے ہماری پیش کردہ روایت کا کیا تعلق ہے

اگر کوئی یہ سمجھے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا نے مولا علی کو مذکورہ روایت میں حضرت امیر معاویہ کے مقابلے حق پر کہا تو یہ اس کی غلط فہمی ہے کیونکہ مذکورہ روایت خاص ہے خارجیو کے ساتھ جنگ میں اسپر دلیل یہ ہیکہ مذکورہ روایت جس باب کے تحت آئی ہے اس کا عنوان البدایہ و النھایہ میں یوں ہے

ما ورد في الخوارج من الأحاديث المرفوعة إلى رسول الله ﷺ

اور دوسری بات یہ ہیکہ مذکورہ روایت میں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہانے مولا علی کو حق پر کہاوہ اپنے مقابلے میں یادیگران لوگوں کے بارے میں جو حضرت علی کے متعلق غلط گمان رکھتے تھے وہ اس طرح کہ حضرت علی نے خارجیوں کی ایک نشانی بیان کی تھی

وآية ذلك أن فيهم رجلا له عضد وليس لها ذراع، عليها مثل حلمة الثدي. (البدایہ)۔

ان میں ایک ایسا آدمی ہو گا جس کے شانہ میں ہڈی نہیں ہو گی اور اس کے شانہ کا سر عورت کے پستان کی طرح ہو گا

اب مولا علی نے یہ جو نشانی بیان کی ہے اس کے متعلق حضرت عائشہ کو تجسس تھا

أن عائشة استغربت حديث الخوارج ولا سيما خبر ذي الثدية(**البدایہ**)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا کو خوارج اور خصوصاً ذوالثدیۃ کی خبر عجیب لگتی تھی یعنی ان کو یقین نہیں ہوتا تھا

اور بعد میں پھر کئی لوگوں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہانے باقاعدہ اس کے متعلق پوچھا ہے

وقد سألت عائشة، ، بعد ذلك عن خبر ذي الثدية فتيقنته من طرق متعددة(البداية)

اس کے بعد (یعنی اپنے شک کرنے کے بعد) حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا نے ذوالثدیہ کے متعلق سوال کیا اور جب انہیں متعدد طرق سے اس نشانی کی حقانیت معلوم ہو گئی تو وہ یقین کر گئیں

اور ہمارے فریق مخالف نے بھی جو روایت پیش کی ہے اس میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا نے اسی ذوالثدیہ کے متعلق سوال کیا جس میں انہیں شک تھا ملاحظہ فرمائیں

عن مسروق قال: قالت عائشة: عندك علم من ذي الثدية الذي أصابه علي في الحرورية؟ قلت: لا.
قالت: فاكتب لي بشهادة من شهدهم.

اے مسروق کیا تجھے اس ذوالثدیہ کے متعلق کچھ پتہ جس کو علی نے مقام حروریہ میں قتل کیا تھا تو میں نے عرض کی نہیں تو آپ نے فرمایا پھر جا ان لوگوں سے پتہ کر کے آ جو اس جنگ میں شریک تھے۔

مذکورہ دلائل کی بنیاد پر یہ بات حتمی ہو چکی ہیکہ حضرت عائشہ رضی عنہا نے جو مولا علی کو حق پر کہا وہ اپنے مقابلے میں کہا نہ کہ جناب امیر معاویہ کے مقابلے میں کیونکہ متواتر حدیث سے ثابت ہے خوارج سے جہاد کرنے والا گروہ اقرب الی الحق ہو گا۔:

حدثني عبيد الله القواريري ، حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير ، حدثنا سفيان ، عن حبيب بن ابي ثابت ، عن الضحاك المشرقي ، عن ابي سعيد الخدري ، عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ذكر فيه: " قوما يخرجون على فرقة مختلفة يقتلهم اقرب الطائفتين من الحق۔

ترجمہ:

ضحاک مشرقی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ایک حدیث میں روایت کی جس میں آپ نے اس قوم کا تذکرہ فرمایا جو (امت کے) مختلف گروہوں میں بٹنے کے وقت نکلے گی، ان کو دونوں گروہوں میں سے حق سے قریب تر گروہ قتل کرے گا۔

تمرق مارقة عند فرقة من المسلمين يقتلها أولى الطائفتين بالحق	سعد بن مالك	2458	صحيح مسلم ●
تكون في أمتي فرقتان فتخرج من بينهما مارقة يلي قتلهم أولاهم بالحق	سعد بن مالك	2459	صحيح مسلم ●
تمرق مارقة في فرقة من الناس فيلي قتلهم أولى الطائفتين بالحق	سعد بن مالك	2460	صحيح مسلم ●
قوما يخرجون على فرقة مختلفة يقتلهم أقرب الطائفتين من الحق	سعد بن مالك	2461	صحيح مسلم ●
تمرق مارقة عند فرقة من المسلمين يقتلها أولى الطائفتين بالحق	سعد بن مالك	4667	سنن أبي داود ●

اس حدیث میں خوارج کے ظہور کی پیشین گوئی کا بیان ہے، یہ حدیث نبیؐ کی صداقت کی ایک دلیل ہے کیونکہ خوارج کا جس وقت ظہور ہوا، وہ اس حدیث کے عین مطابق ہے، یہ 38،32 ہجری کا واقعہ ہے جب حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ کے درمیان لڑائی جاری تھی۔

اس وقت نہروان سے فرقہ خوارج کا ظہور ہوا اور حضرت علی رضی اللہ نے ان سے جنگ کی اور انہیں شکست فاش دی۔

اسی قسم کی احادیث کی بناپر حضرت علی رضی اللہ کو حضرت معاویہ کے مقابلے میں اقرب الی الحق کہا جاتا ہے۔اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں گروہوں کو(فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)

مسلمانوں کی دو عظیم جماعتیں قرار دیا ہے۔ "

بخاری شریف ج1،صفحہ:530

تو یہ آخر کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ حضرت عائشہ اس حدیث رسول کے مخالف جا کر حضرت معاویہ کے گروہ کو ناحق کہہ دے جبکہ حدیث رسول ﷺ تو اسکو عظیم گروہ کہہ رہی ہے۔اسی طرح حضرت عائشہ جو خیال بدر کھتی تھیں حضرت علی کے گروہ کے بارے میں وہ درج ذیل ہے:

حدثنا ابن نمير ، حدثنا يونس بن ابي إسحاق ، عن ابي إسحاق ، عن عمرو بن غالب ، قال: انتهيت إلى عائشة انا وعمار والاشتر، فقال عمار: السلام عليك يا امتاه، فقالت: السلام على من اتبع الهدى، حتى اعادها عليها مرتين، او ثلاثا، ثم قال: اما والله إنك لامي وإن كرهت، قالت: من هذا معك؟ قال: هذا الاشتر، قالت: انت الذي اردت ان تقتل ابن اختي، قال: نعم، قد اردت ذلك واراده، قالت: اما لو فعلت، ما افلحت، اما انت يا عمار، فقد سمعت، او سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " لا يحل دم امرئ مسلم إلا من ثلاثة إلا من زنى بعدما احصن، او كفر بعدما اسلم، او قتل نفسا فقتل بها ".

عمرو بن غلاب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، عمار اور اشتر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عمار نے کہا اماں جان! السلام علیک انہوں نے جواب میں فرمایا: السلام علی من

اتبع الهدی"(اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے)عمار نے دو تین مرتبہ انہیں سلام کیا اور پھر کہا کہ واللہ آپ میری ماں ہیں اگرچہ آپ کو یہ بات پسند نہ ہو،انہوں نے پوچھا یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟عمار نے بتایا کہ یہ اشتر ہے،انہوں نے فرمایا تم وہی ہو جس نے میرے بھانجے کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی،اشتر نے کہا جی ہاں! میں نے ہی اس کا ارادہ کیا تھا اور اس نے بھی یہی ارادہ کر رکھا تھا،انہوں نے فرمایا اگر تم ایسا کرتے تو تم کبھی کامیاب نہ ہوتے اور اے عمار! تم نے یا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے،الاّ یہ کہ تین میں سے کوئی ایک وجہ ہو،شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرنا،اسلام قبول کرنے کے بعد کافر ہو جانا،یا کسی شخص کو قتل کرنا جس بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے۔

حکم دارالسلام: حدیث صحیح

حوالہ:

مسند احمد بن حنبل

مسند النساء

1170. حَدِيثُ السَّيِّدَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

چنانچہ یہ اب ثابت ہو گیا کہ بدایہ کی روایت حضرت عائشہ کی اپنے موقف کے حوالے سے گفتگو تھی نا کہ حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے گفتگو تھی کیونکہ وہ اس عمل میں حضرت علی کو بھی شریک سمجھتی تھیں لیکن بعدازاں خوارج کے متعلق حدیث واضح ہونے پر انہوں نے اپنے بارے میں یہ بات کی میں اس (بدگمانی) کے حوالے سے حق پر نہیں تھیں اور حضرت علی کا دامن پاک ہے اور خوارج سے جہاد کرنا اسی چیز کی علامت ہے اور یہی ان کے اقرب الی الحق ہونے کی دلیل ہے۔

اگر دو ہم بالفرض تمہاری روایت کو ہی قبول کر لیتے ہیں صرف چند اشکالوں کا جواب روافض دے دیں

ا۔ ہماری پیش کردہ روایت میں تھا کہ معاویہ ع کو میری (حضرت عائشہ کی) عمر لگادے یہ دعا مانگی تھی۔

۲۔ آپ کی روایت میں ہے حضرت علی ع حق پر تھے۔

اشکال:

آپ کی روایت سے ہماری روایت کا رد کیسے ثابت ہو جاتا ہے اس چیز کو ثابت تو آپ نے کرنا ہے نا مدلل منقولی اور اصولی دلائل کی بنیاد پر۔۔۔ کہ آپ کی پیش کردہ دلیل سے حضرت عائشہ کی دی ہوئی دعا منسوخ ہو جاتی ہے اور یہ نسخ جو ثابت کرنا ہے وہ نسخ الحدیث کے اصولوں کے مطابق ہونا

چاہیئے اور ہماری روایت کے واضح متعارض و گرنہ مخالف کی بات ردی کی ٹوکری میں ایک بکواس سمجھ کر پھینک دیا جائے گا۔

لھذا یہ روایت جس کا تعلق کسی طور پر بھی جناب امیر معاویہ کے ساتھ نہیں بن سکتا کیسے ہماری پیش کردہ روایت کا رد ہو سکتی ہے

ماہی بلوچ

سکین:

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

حمزة أحمد الزين

الجزء السابع عشر

من الحديث ٢٣٣٥٧

إلى الحديث ٢٥٤٧٩

دار الحديث

قار كعوا وإذا رفع فارفعوا وإذا صلى جالسا فصلوا جلوسا» .

٢٤١٨٥ ـ حدثنا ابن نمير ثنا يونس بن أبي إسحق عن أبي إسحق عن عمرو بن غالب قال: انتهيت إلى عائشة أنا وعمار والأشتر فقال عمار: السلام عليك يا أمتاه فقالت: السلام على من اتبع الهدى حتى أعادها عليها عمار مرتين أو ثلاثاً، ثم قال أما والله إنك لأمي وإن كرهت، قالت: من هذا معك؟ قال: هذا الأشتر قالت: أنت الذي أردت أن تقتل ابن أختي؟ قال: نعم قد أردت ذلك وأراده قالت: أما لو فعلت ما أفلحت أما أنت يا عمار فقد سمعت أو سمعت رسول الله ﷺ يقول «لا يحل دم امرىء مسلم إلا من ثلاثة إلا من زنا بعد ما أحصن، أو كفر بعد ما أسلم، أوقتل نفساً فقتل بها» .

٢٤١٨٦ ـ حدثنا ابن نمير ثنا مالك ـ يعني ابن مغول ـ عن مقاتل بن بشير عن شريح بن هانيء قال: سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ قال: لم تكن صلاة أحرى أن يؤخرها إذا كان على حديث من صلاة العشاء الآخرة، وما صلاها قط فدخل علي إلا صلى بعدها أربعاً أو

(٢٤١٨٤) **إسناده صحيح**، سبق في ٢٤١٣١ .

(٢٤١٨٥) **إسناده صحيح**، عمرو بن غالب موثق حديث عند الترمذي والنسائي، والحديث رواه النسائي ٧/ ٩١ رقم ٤٠١٨، والحاكم ٤/ ٣٥٣ وصححه ووافقه الذهبي.

(٢٤١٨٦) **إسناده صحيح**، مقاتل بن بشير العجلي موثق حديثه عند أبي داود والنسائي. والحديث رواه أبو داود ٢/ ٣١ رقم ١٣٠٣ في الصلاة. وقوله: بتًا. أي ثوبا.

الجزء الاول من صحيح الامام ابى الحسين مسلم بن
الحجاج الذى أنار هديه السبيل الداج رضى
الله عنه وأرضاه والى أعلى
غرف الجنان أرقاه
امين
م

Googleによるデジタル化

يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية ينظر الى نصله فلا يوجد فيه شئ ثم ينظر الى رصافه فلا يوجد فيه شئ ثم ينظر الى نضيه فلا يوجد فيه شئ وهو القدح ثم ينظر الى قذذه فلا يوجد فيه شئ سبق الفرث والدم آيتهم رجل أسود احدى عضديه مثل ثدى المرأة أو مثل البضعة تدردر يخرجون على حين فرقة من الناس قال أبو سعيد فأشهد أنى سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم وأشهد أن على بن أبى طالب قاتلهم وأنا معه فأمر بذلك الرجل فالتمس فوجد فأتى به حتى نظرت اليه على نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى نعت **وحدثنى** محمد بن مثنى نا ابن أبى عدى عن سليمان عن أبى نضرة عن أبى سعيد ان النبى صلى الله عليه وسلم ذكر قوما يكونون فى أمته يخرجون فى فرقة من الناس سيماهم التحالق قال هم شر الخلق أو من أشر الخلق يقتلهم أدنى الطائفتين الى الحق قال فضرب النبى صلى الله عليه وسلم لهم مثلا أو قال قولا الرجل يرمى الرمية أو قال الغرض فينظر فى النصل فلا يرى بصيرة وينظر فى النضى فلا يرى بصيرة وينظر فى الفوق فلا يرى بصيرة قال قال أبو سعيد وأنتم قتلتموهم يا أهل العراق **حدثنا** شيبان بن فروخ نا القاسم وهو ابن الفضل الحدانى نا أبو نضرة عن أبى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تمرق مارقة عند فرقة من المسلمين يقتلها أولى الطائفتين بالحق **حدثنا** أبو الربيع الزهرانى وقتيبة بن سعيد قال قتيبة نا أبو عوانة عن قتادة عن أبى نضرة عن أبى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون فى أمتى فرقتان فيخرج من بينهما مارقة يلى قتلهم أولاهما بالحق **حدثنا** محمد بن مثنى نا عبد الاعلى نا داود عن أبى نضرة عن أبى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تمرق مارقة فى فرقة من الناس يلى قتلهم أولى الطائفتين بالحق **حدثنا** عبيد الله القواريرى نا محمد بن عبد الله بن الزبير نا سفيان عن حبيب بن أبى ثابت عن الضحاك المشرقى عن أبى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى حديث ذكر فيه قوما يخرجون على فرقة مختلفة يقتلهم أقرب الطائفتين من الحق *

باب التحريض على قتل الخوارج

حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير وعبد الله بن سعيد الاشج جميعا عن وكيع قال الاشج نا وكيع نا الاعمش عن خيثمة عن سويد بن غفلة قال قال على اذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلأن أخر من السماء أحب الى من أن أقول عليه ما لم يقل واذا حدثتكم فيما بينى وبينكم فان الحرب خدعة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيخرج فى آخر الزمان قوم أحداث الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من خير قول البرية يقرؤن القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فاذا لقيتموهم فاقتلوهم فان فى قتلهم أجرا لمن قتلهم عند الله يوم القيامة **حدثنا** اسحق بن ابراهيم أنا عيسى بن يونس ح ونا محمد بن أبى بكر المقدمى وأبو بكر بن نافع قالا نا عبد الرحمن بن مهدى نا سفيان كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد مثله **حدثنا** عثمان بن أبى شيبة نا جرير ح ونا أبو بكر بن أبى شيبة وأبو كريب وزهير بن حرب قالوا نا أبو معاوية كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وليس فى حديثهما يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية **وحدثنا** محمد بن ابى بكر المقدمى نا ابن علية وحماد بن زيد ح ونا قتيبة بن سعيد

Digitized by Google

البداية والنهاية

للحافظ عماد الدين أبي الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشي الدمشقي
٧٠١ - ٧٧٤ هـ

تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر

الجزء العاشر

هجر
للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

أصابهُ عليٌّ فى الحروريَّةِ ؟ قال : قلتُ : لا . قالت : فاكتُبْ لى بشهادةِ مَن شَهِدهم . فرجعتُ إلى الكوفةِ - وبها يومئذٍ أسْباعٌ - فكتبْتُ شهادةَ عشَرةٍ مِن كلِّ سُبْعٍ ، ثُمَّ أتيتُها بشَهادتِهم فقرأتُها عليها ، قالت : أكلُّ هؤلاءِ عايَنوهُ ؟ قلتُ : لقد سألْتُهم فأخْبَرونى بأنَّ كلَّهُم قد عايَنَه . فقالت : لعَنَ اللَّهُ فلانًا ؛ فإنَّه كتَب إلىَّ أنَّه أصابَهم بنيلِ مِصْرَ . ثم أرْخَتْ عينَيْها فبَكتْ فلمَّا سكَنتْ عَبْرتُها قالت : رحِمَ اللَّهُ عليًّا ! لقد كانَ علَى الحقِّ ، وما كان بينى وبينَه إلَّا كما يكونُ بينَ المرأةِ وأحمائِها .

حديثٌ آخرُ عن رجلينِ مُبْهَمَيْنِ[1] مِن الصَّحابةِ: قال الهيثَمُ بنُ عَدِىٍّ فى « كتابِ الخوارجِ » : حدَّثنى سليمانُ بنُ المُغيرةِ ، عن حُمَيدِ[2] بنِ هِلالٍ قال : أقبَل رجلانِ مِن أهلِ[3] الحِجازِ حتى قدِما العراقَ [4]فقيل لهما : ما أقدَمَكما العراقَ ؟[4] قالا : رجَوْنا أن نُدرِكَ هؤلاءِ القومَ الذين ذكَرهم لنا رسولُ اللَّهِ ﷺ ، فوجدنا عليَّ[5] بنَ أبى طَالبٍ قد سبَقنا إليهم ؛ يَعْنِيانِ أهلَ النَّهروانِ .

حديثٌ آخرُ[6] فى مدحِ علىٍّ ، رضِى اللَّهُ عنه ، على قتالِه الخَوارجَ

قال الإمامُ أحمدُ[7] : حدَّثنا حسينُ بنُ محمدٍ ، ثنا فِطْرٌ ، عن إسماعيلَ بنِ

---

(١) سقط من م ، وفى الأصل : « مؤمنين » .
(٢) فى الأصل ، م ، ص : « حبيب » .
(٣) زيادة من : م ، ص .
(٤ - ٤) سقط من : الأصل ، ا ٧ ، ا ٦ .
(٥) زيادة من : م ، ص .
(٦) سقط من : ا ٨ ، ا ٧ ، ا ٦ ، م ، ص .
(٧) المسند ٣/ ٨٢ . وقال فى المجمع ٩/ ١٣٤ : رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير فطر بن خليفة ، وهو ثقة .

عَلِيٌّ عَنْ أَهْلِ النَّهْرَوَانِ أَمُشْرِكُونَ هُمْ؟ فَقَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا. قِيلَ: أَفَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا. فَقِيلَ: فَمَا هُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا فَقَاتَلْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ عَلَيْنَا. هَذَا مَا أَوْرَدَهُ ابْنُ جَرِيرٍ، وَغَيْرُهُ فِي هَذَا الْمَقَامِ.

١٠ / ٥٩١

[مَا وَرَدَ فِي الْخَوَارِجِ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْمَرْفُوعَةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ]

وَلْنَذْكُرِ الْآنَ مَا وَرَدَ فِيهِمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْمَرْفُوعَةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، ﷺ،

الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ عَنْ عَلِيٍّ، رضي الله عنه، رَوَاهُ عَنْهُ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ، وَطَارِقُ بْنُ زِيَادٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ، وَعَبِيدَةُ بْنُ عَمْرٍو السَّلْمَانِيُّ، وَكُلَيْبٌ أَبُو عَاصِمٍ، وَأَبُو كَثِيرٍ، وَأَبُو مَرْيَمَ، وَأَبُو مُوسَى، وَأَبُو وَائِلٍ، وَأَبُو الْوَضِيءِ، فَهَذِهِ اثْنَا عَشْرَةَ طَرِيقًا إِلَيْهِ، سَتَرَاهَا بِأَسَانِيدِهَا وَأَلْفَاظِهَا، وَمِثْلُ هَذَا يَبْلُغُ حَدَّ التَّوَاتُرِ.

الطَّرِيقُ الْأُولَى: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْن حَنْبَل: ثَنَا أَبُو يُوسُفَ، أَنَا يَحْيَى بْنُ

PDF

(1) القرآنَ يَحسَبون أنَّه لهم وهو عليهم، لا يُجاوزُ حَناجِرَهم، يَمْرُقون مِن الإسلامِ مُروقَ(2) السهمِ مِن الرَّمِيَّةِ». وآيةُ ذلك أن فيهم رجلًا له عَضُدٌ وليس لهَا ذِراعٌ، عليها مثلُ حلَمةِ الثديِ، عليها شَعَراتٌ بِيضٌ، لو يعلمُ الجيشُ الذين يُصيبونهم ما لهم على لسانِ نبيِّهم (3)لاتَّكَلُوا على(3) العملِ، فسيروا على اسمِ اللَّهِ. وذكَر الحديثَ بطولِه. هكذا رَواه عبدُ اللَّهِ بنُ أحمدَ إلى هنا(1).

قال مسلمُ بنُ الحجَّاجِ في «صحيحه»(4): حدَّثنا عبدُ بنُ حُميدٍ، ثنا عبدُ الرزَّاقِ بنُ(5) همّامٍ، ثنا عبدُ الملكِ بنُ أبي سليمانَ، ثنا سلمةُ بنُ كُهيلٍ، حدَّثني زيدُ بنُ وهبٍ الجُهَنيُّ، أنه كان في الجيشِ الذين كانوا مع عليٍّ(6)، رَضِيَ اللَّهُ عنه، الذين ساروا إلى الخوارجِ، فقال عليٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عنه: يا أيها الناسُ، إني سمِعتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ يقولُ: «يخرُجُ قومٌ مِن أُمتي يقرءُون القرآنَ، ليس قِراءتُكم إلى قِراءتِهم بشيءٍ، ولا صلاتُكم إلى صلاتِهم بشيءٍ، ولا صيامُكم إلى صيامِهم بشيءٍ، يقرءُون القرآنَ يَحسَبون أنه لهم وهو عليهم (7)لا تُجاوزُ صلاتُهم تراقِيَهم، يمرُقون من الإسلامِ كما يَمْرُقُ السهمُ من الرَّمِيَّةِ(7)». لو يعلَمُ الجيشُ الذين يُصيبونهم ما قُضِيَ لهم على لسانِ نبيِّهم ﷺ (8)لاتَّكَلوا على(8) العملِ، وآيةُ

(1 - 1) سقط من: م، ص.
(2) في المسند: «كما يمرق».
(3 - 3) في الأصل: «لنكلوا على»، وفي ا ٨، ٧١: «لنكلوا عن»، وفي ا ٦: «لتكلوا عن». والمثبت من المسند.
(4) مسلم (١٥٦/١٠٦٦).
(5) في م، ص: «عن». انظر تهذيب الكمال ١٨/ ٥٢.
(6) سقط من: م، ص.
(7 - 7) سقط من النسخ. والمثبت من مسلم.
(8 - 8) في الأصل: «لنكلوا على»، وفي ا ٨، ٧، ا ٦: «لنكلوا عن»، وفي مسلم «لاتكلوا عن».

مُتعاضِدان ، وهو غريبٌ مِن حديثِ عائشةَ ، وقد تقدَّمَ[1] فى حديثِ عبدِ اللَّهِ بنِ شدَّادٍ عن علىٍّ ما يدلُّ علَى أنَّ عائشةَ استغربَتْ حديثَ الخوارجِ ولاسيما خبرَ ذى الثُّديَّةِ كما تقدَّم ، وإنَّما أورَدنا هذه الطرقَ كلَّها ؛ ليعلَمَ الواقفُ عليها أنَّ ذلك حقٌّ وصدقٌ[2] وهو مِن أكبرِ دلالاتِ النبوةِ ، كما ذكَرهُ غيرُ واحدٍ مِن الأئمةِ [3]فى دلائلِ النبوةِ[3] . واللَّهُ تعالى أعلمُ . وقد[4] سألَتْ عائشةُ ، رضِى اللَّهُ عنها ، بعدَ ذلكَ عن خبرِ ذى الثُّدَيَّةِ فتيقَّنَتْهُ مِن طرقٍ متعددةٍ .

وقال الحافظُ أبو بكرٍ البيهقىُّ فى « الدلائلِ »[5] : أنا أبو عبدِ اللَّهِ الحافظُ ، أنا الحسينُ بنُ الحسنِ بنِ عامرٍ[6] الكِنْدِىُّ بالكوفةِ مِن أصلِ سماعِهِ [٦/٤٧و] ، ثنا [7]أحمدُ بنُ مُحمدِ[7] بنِ صَدَقَةَ الكاتبُ ، حدَّثنى [8]عمرُ بنُ عبدِ اللَّهِ بنِ عمرَ بنِ محمدِ ابنِ أبانَ بنِ صالحٍ قال : هذا كتابُ جدِّى[8] محمدِ[9] بنِ أبانَ فقرأْتُ فيه : حدَّثنى [10]الحسنُ بنُ الحرِّ ، حدَّثنى الحكمُ[11] بنُ عُتَيْبَةَ[10] ، وعَبْدُ اللَّهِ بنُ أبى السَّفَرِ ، عن[12] عامرٍ الشَّعْبِىِّ ، عن مسروقٍ قال : قالتْ عائشةُ : عندك علمٌ مِن[13] ذى الثُّدَيَّةِ الذى

---

(١) تقدم فى ص ٥٦٥ .
(٢) زيادة من : م ، ص .
(٣ - ٣) فى م ، ص : « فيها » .
(٤) فى م ، ص : « قال » .
(٥) دلائل النبوة ٦/٤٣٤ - ٤٣٥ .
(٦) فى الأصل : « عمار » .
(٧ - ٧) فى م : « محمد » ، وفى ص : « أحمد » .
(٨ - ٨) سقط من النسخ والمثبت من مصدر التخريج .
(٩) فى م : « أحمد » . وانظر المجروحين لابن حبان ٢/٢٦٠ - ٢٦١ .
(١٠ - ١٠) فى م ، ص : « الحسن بن عيينة » .
(١١) فى الأصل ، ١ ٨ ، ١ ٧ ، ٦١ : « الحسن » . والمثبت من مصدر التخريج ، وانظر تهذيب الكمال ٦/ ٨٠ ، ٧/ ١١٦ .
(١٢) فى م ، ص : « بن » .
(١٣) فى م ، ص : « عن » .

ذلك عن خبرِ ذى الثُّدَيَّةِ فتيقَّنْتُهُ مِن طرقٍ متعددةٍ .

وقال الحافظُ أبو بكرٍ البيهقىُّ فى « الدلائلِ »[*] : أنا أبو عبدِ اللَّهِ الحافظُ ، أنا الحسينُ بنُ الحسنِ بنِ عامرٍ[1] الكِنْدِىُّ بالكوفةِ مِن أصلِ سماعِهِ [٦/٤٧و] ، ثنا [2]أحمدُ بنُ مُحمدٍ[2] بنِ صَدَقَةَ الكاتبُ ، حدَّثنى [8]عمرُ بنُ عبدِ اللَّهِ بنِ عمرَ بنِ محمدِ ابنِ أبانَ بنِ صالحٍ قال : هذا كتابُ جدِّى[8] محمدِ[9] بنِ أبانَ فقرأْتُ فيه : حدَّثنى [10]الحسنُ بنُ الحُرِّ ، حدَّثنى الحكمُ[11] بنُ عُتَيْبَةَ[10] ، وعَبْدُ اللَّهِ بنُ أبى السَّفَرِ ، عن[12] عَامِرٍ الشَّعْبِىِّ ، عن مسروقٍ قال : قالتْ عائشةُ : عندك علمٌ مِن[13] ذى الثُّدَيَّةِ الذى

---

(١) تقدم فى ص ٥٦٥ .

(٢) زيادة من : م ، ص .

(٣ - ٣) فى م ، ص : « فيها » .

(٤) فى م ، ص : « قال » .

(٥) دلائل النبوة ٦/٤٣٤ - ٤٣٥.

(٦) فى الأصل : « عمار » .

(٧ - ٧) فى م : « محمد » ، وفى ص : « أحمد » .

(٨ - ٨) سقط من النسخ والمثبت من مصدر التخريج .

(٩) فى م : « أحمد » . وانظر المجروحين لابن حبان ٢/٢٦٠ - ٢٦١.

(١٠ - ١٠) فى م ، ص : « الحسن بن عيينة » .

(١١) فى الأصل ، ١ ٨، ١ ٧، ٦١: « الحسن » . والمثبت من مصدر التخريج ، وانظر تهذيب الكمال ٦/ ٨٠، ٧/ ١١٦.

(١٢) فى م ، ص : « بن » .

(١٣) فى م ، ص : « عن » .

أصابَهُ علىٌّ فى الحروريَّةِ ؟ قال : قلتُ : لا . قالت : فاكْتُبْ لى بشهادةِ مَن شَهِدهم . فرجَعتُ إلى الكوفةِ - وبها يومَئذٍ أسْباعٌ - فكتبتُ شهادةَ عشرةٍ مِن كلِّ سُبْعٍ ، ثُمَّ أتيتُها بشَهاداتِهم فقرأْتُها عليها ، قالت : أكلُّ هؤلاءِ عايَنوهُ ؟ قلتُ : لقد سألْتُهم